© rasailojaraid.com

قادیانی نبوت اور احرار

احرار دنیا میں مٹنے کے لئے نہیں بلکہ ظلم اور سرکشی کو مٹانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ پس احرار رضا کاروں کا دنیا میں ایک ہی کام ہے کہ حق بات کہیں اور اس کی پاداش میں مٹ جائیں۔ اس فنا کے بعد بقا کا جدید دور شروع ہوتا ہے۔ احرار کے لئے فنا کے درجے میں بقاء کا راز مضمر ہے۔

تم نبوت کی بحث کس سے کرتے ہو؟ جو سرے سے مرزا غلام احمد کو مسلمان ہی نہیں سمجھتا۔ آؤ! تم کو مدنی ﷺ کی نبوت کا حال سناؤں کہ ریگستان کے لق و دق صحرا میں تنہا بے چارگی کے عالم میں علم توحید بلند کرتے ہیں۔ اپنے پرائے دشمن ہو گئے۔ قتل کے منصوبے کئے گئے۔ وطن سے نکلنا پڑا۔ اس پر بھی کفار مکہ سے کسی قسم کی درخواست نہیں کی۔ کفار آئے اور انہوں نے صرف اس قدر کہا کہ آپ ہمارے بتوں کو برا نہ کہیں۔ ہم تمہارے خدا کو برا نہیں کہتے۔ اگر کوئی قادیان کا نبی ہوتا تو کہتا کہ صورت بہت اچھی ہے۔ چلو مان جاؤ۔ مگر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: "میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں پر چاند رکھ دیا جائے پھر بھی اعلائے کلمۃ الحق سے باز نہیں آؤں گا"۔

یہ ہے شانِ نبوت، تم ہی بتلاؤ کہ قادیان کی نوزائیدہ نبوت پولیس کے بغیر دو قدم بھی چلی ہے؟ ایک دن بتاؤ کہ فلاں دن قادیان کی نبوت انگریزی سہارے کے بغیر چلی ہو۔ بس یہ نبوت تو پولیس کے ہاتھ میں ہے۔ جس کو چاہے وہ نبی بنا دے۔

یاد رکھو! کہ سچا جب کمزور ہوتا ہے تو وہ اپنی بہادر اور شجاعت کا عظیم الشان مظاہرہ کرتا ہے۔ اور جب طاقتور ہوتا ہے تو اپنے دشمنوں تک کے لئے رحیم ہوتا ہے۔ میں قادیان کے مسلمانوں کو پھر کہتا ہوں کہ جرأت اور بہادری سے خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے پرامن طور پر علمِ توحید بلند رکھیں۔ میں قادیان کے مسلمانوں کو یقین دلانے آیا ہوں کہ حکومت بے شک اپنے منافق اور وفادار ٹولے کو پستول، ریوالور اور دوسری قسم کے ہتھیار ہمارے سینوں کو چھلنی کرنے کے لئے دے۔ اس کی مطلق پرواہ نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ آج ہمارے سینے ان نشانوں کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں۔ تو آنے والا کل ان گولیوں کا منہ دوسری طرف پھیر دے گا۔ منافقت ایک عرصے تک چھپائی جا سکتی ہے۔ لیکن ہمیشہ کے لئے نہیں۔

مرزائیت ۔۔۔۔۔ اسلام میں ایک فتنہ کھڑا کیا گیا ہے۔ قادیان کے مسلمانو! تمہارا فرض ہے کہ اس فتنے کو جس قدر جلد مٹا سکتے ہو مٹا دو۔ چاہے اس کے عوض تمہارے سر پھوڑ دیئے جائیں یا تمہیں گولی کا نشانہ بنا دیا جائے تم بے تابانہ موت سے بغلگیر ہو جاؤ۔ خدا کی قسم میں اس وقت کا منتظر ہوں کہ قادیان کی گلیوں میں احرار رضا کاروں کے خون کی نہریں چلیں تو میں سمجھوں گا کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔

اگر میں یا میرے رفقاء اس مشن کو پورا کرتے ہوئے مرزا محمود کے حواریوں کے ہاتھوں قتل ہو جائیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اس کفر کے ہاتھوں محفوظ ہو جائے تو یہ سودا مہنگا نہیں ہے۔

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ

صدارتی خطاب۔ قادیان

۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء

© rasailojaraid.com